

سید الشہداء حضرت امام حسینؑ

شہادت سے ہزاروں برس پہلے کا لقب، پیغمبر اسلامؐ کا وحی آموز کلام!

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ

بتاتے ہیں کہ حضرت ختمی مرتبت نے امام حسینؑ کو کس موقع پر سید الشہداء کہا ہے۔ پہلے امام حسینؑ کی شخصیت اور ان کی خاندانی عظمت و وقار کو دیکھنا چاہیے تو فیصلہ آسان ہے کہ حسینؑ کی طینت میں تمام بزرگیاں سمٹ کر جمع ہو گئی تھیں اور ان کی ذات میں سیادت کی بے پناہ صلاحیت تھی قدرت نے ان کی سیادت کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا۔ نانا نبی آدم کے سردار باپ عرب کے سردار، مان زنان بہشت کی سردار، بھائی جوانان جنان کے سردار، اس ماحول میں حسینؑ کی پرورش ہوئی۔ سرداری کے بچنے ہی سے حقدار تھے۔ جتنی عمر بڑھتی گئی سیادت کا جو ہر چمکتا گیا سرداری آپ کی خاندانی حیثیت سے صحیح بخاری ترمذی۔ صحیح مسلم، مشکوٰۃ، مسند احمد بن حنبل، سنن ابن ماجہ تاریخ کامل بن اثیر، ریاض القرۃ، کنز العمال، معجم طبرانی حلیۃ الاولیاء، مناقب خطب، مناقب ابن مردویہ، مناقب ترمذی، نور العین ابن فراہنی وغیرہ سے ثابت ہے۔ اس کے بعد سید الشہداء ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے اور ہر سنجیدہ شخص سمجھ سکتا ہے کہ جب عمومی حیثیت سے جوانان جنت کی سرداری ثابت ہے تو بلا استثناء اہل بہشت کے ہر طبقہ کا سردار ہونا بھی قابل تسلیم ہے انبیاء اوصیاء صابر مظلوم صدیق شہید سب کے برابر سے سردار ہیں اور پیغمبرؐ کا قول الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خود سید الشہداء کہنے کی حمایت کر رہا ہے بنا بریں سید الشہداء کا لقب نبوی ارشاد کی ایک فرع کی حیثیت رکھتا ہے۔ مدیرانجم اگر اس فلسفہ پر غور کریں تو ہم سے نص نبوی کے مطالبہ کی ہمت نہ ہو۔

مخالفین عزاداری میں بڑے سے بڑا شخص جب قلم اٹھاتا ہے جہالت پر مبنی ہوتا ہے۔ عزاداری کو غلط فہمیوں کا نشانہ بنانا آجکل کی تہذیب ہے اور عزاداری کے نفوذ و ارتقا سے دشمنان اہلبیت انگاروں پر لوٹتے ہیں۔ اسلامیان ہند کے نام نہاد آرگن انجم لکھنؤ کو امام حسینؑ کے سید الشہداء ہونے میں عذر ہے اور عزاداری پر مختلف حملہ کرتے ہوئے شہداء کی ذات پر بھی حملہ شروع کر دیا ہے۔

”حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام نامی کے ساتھ سید الشہداء کا استعمال کسی مذہبی روایت یا نص نبوی پر مبنی نہیں ہے۔“

انجم شہداء نمبر ۱۱ محرم ۱۳۵۵ھ سید الشہداء کے لقب سے انکار فخر کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند کو دنیا کی نگاہوں میں سبک کرنا ہے۔ اس موقع پر نص نبوی کا مطالبہ صحیح بھی ہے یا نہیں پہلے اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ حسینؑ کے نام لیوا شہادت عظمیٰ کے بعد صبر و سکون کی منزل سے کوسوں دور تھے، ہر طرف اموی و عباسی مظالم کی بجلیاں کوند رہی تھیں۔ آل رسول کا نام لینا ناقابل عفو و خطا، ان کے فضائل بیان کرنا سنگین جرم تھا جس کی پاداش میں گدی سے زبان کھینچ لی جاتی ہے ان کو کہاں اس کا موقع ملتا کہ شہادت حسینؑ پر رسولؐ عربی کے ارشادات بے خوف ہو کر ہم تک پہنچائیں اور ہم انجم ایسے فتنہ پسند اخبارات کے جواب میں اس کو پیش کریں۔ آج خدا معلوم نص نبوی کی کیوں تلاش ہے وہ دن بھول گئے جب پیغمبرؐ کے ارشاد کو روندنا شروع کر دیا تھا اگر یہی ضد ہے تو ہم انشاء اللہ

امام حسینؑ کو سید الشہداء سمجھنے والے سنی علما کی فہرست
سودا اعظم کے صرف بارہ عالموں کے نام پیش کر کے ہم یہ
ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ امام حسینؑ کو علماء اہل سنت بھی سید
الشہداء سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں۔

نوحؑ اس تصویر سے حیرت زدہ ہو گئے تو مسمار کو خدا نے بزبان فصیح گویا کیا اور میخ نے کہا کہ میں بہترین انبیاء محمد بن عبد اللہ کے نام پر معنون ہوں پس جبریل نازل ہوئے اور حضرت نوحؑ نے جبریل سے کہا کہ اے جبریل یہ میخ کیسی ہے جو میں نے کبھی نہیں دیکھی جبریل نے کہا کہ یہ بہترین اولین و آخرین حضرت محمد بن عبد اللہ کے نام کی ہے اس کو کشتی کی روکار میں داہنی طرف نصب کیجئے پھر حضرت نوحؑ نے دوسری میخ کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ بھی چمک اٹھی اور روشن ہو گئی نوحؑ نے کہا یہ کیسی میخ ہے جبریل نے کہا کہ یہ مسمار پیغمبرؐ کے دینی برادر اور پچازاد بھائی کی ہے اسکو صدر سفینہ میں کشتی کے بائیں طرف نصب کیجئے پھر تیسری میخ اٹھائی وہ بھی چمکنے لگی اور نور پھیل گیا جبریل نے کہا یہ مسمار فاطمہ زہراؑ کی طرف منسوب ہے اس کو ان کے باپ والی میخ کے پہلو میں نصب کیجئے پھر چوتھی مسمار اٹھائی وہ بھی چمک اٹھی جبریل نے کہا کہ یہ حسنؑ کی مسمار ہے اس کو ان کے باپ والی میخ کے پہلو میں نصب کیجئے۔ (ثم ضرب بیدۃ الی مسمار خامس فاشرق وانار و بکی و اظهر النداء فقال یا جبرئیل ما هذه النداء فقال هذا مسمار الحسين بن علی سید الشهداء فاسمہ الی جانب مسمار اخیه

رزقك الشهادة بين يدي مولانا الحسين بن
امير المؤمنين عليهما السلام۔“^(۱)

’شرح شافیہ‘ جس کا حوالہ دیا گیا ہے بالکل مبہول ہے۔ ابو مخنف کی اصل تاریخ اگر دستیاب ہوتی تو وہ بہت کچھ معتبر سمجھی جاسکتی تھی مگر افسوس ہے کہ اس اصل تاریخ کا وجود نہیں ہے اور ابو مخنف کا نام عام تاریخوں میں اس طرح لیا جانے لگا ہے جیسے مقامات حریری میں ’حارث بن ہمام‘۔

تاریخ ’روضۃ الاحباب‘ میں جو محدث جمال الدین اصفہانی کی تصنیف ہے، حرّ کے بھائی مصعب بن یزید ریاحی کا بھی تذکرہ ہے اور لکھا ہے کہ جب حرّ میدان جنگ میں آیا اور رجز پڑھنے لگا تو اس کا بھائی مصعب جو ابھی لشکر عمر سعد میں تھا گھوڑا دوڑا کر آگے بڑھا، فوج والے سمجھے کہ وہ اپنے بھائی کے مقابلہ کو جاتا ہے۔ جب قریب آیا تو اس نے حرّ کی تعریف کی اور کہا کہ آپ نے مجھے بھی ہدایت کا راستہ دکھا دیا۔ میں بھی توبہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ حرّ اس کو امام کی خدمت میں لائے اس نے توبہ کی اور اصحابِ امام کی صف میں کھڑا ہو گیا۔^(۲) حرّ کی شہادت کے بعد مصعب نے اجازت جہاد حاصل کی اور جنگ کر کے شہید ہوا۔^(۳)

قطعه

نہ جاتے آپ اگر دشتِ کربلا کی طرف
نگاہِ ہند میں جلوے سما گئے ہوتے
دلوں کے فرش بچھا دیتے خیرِ مقدم کو
حسینؑ! آپ جو بھارت میں آگئے ہوتے

(بقیہ صفحہ نمبر ۴۳ کا۔۔۔۔۔)

امام حسینؑ کو خدا سید الشہداءؑ کہتا ہے، جبرئیل کہتے ہیں، حضرت نوحؑ سید الشہداءؑ سمجھتے ہیں یہی وجہ ہیں جن سے اہل سنت کے علماء ہر دور میں امام حسینؑ کو سید الشہداءؑ تسلیم کرتے رہے۔ اور آج بھی بصد فخر شہیدوں کا سردار کہتے ہیں جن کو ہم بخوف طول ترک کرتے ہیں۔

سوادِ اعظم کی معتبر تاریخ سے فرزندِ رسول کی سرداری ثابت ہو چکی جس کے بعد اب کی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں اسلامیانِ عصر کی تشفی کے لیے پیغمبرِ ماقول کافی ہے خاتمہ کلام میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ اگر کوئی غیر مسلم عیسائی ہم سے ایسا مطالبہ کرے تو ان کی مقدس کتاب بھی بارہ اماموں کی سیادت کے جوہر سے لبریز ہے۔ بائبل میں موجود ہے۔

(کتاب مقدس پرانا اور نیا عہد نامہ ۱۸)

